إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا

روزنامہ الفضل لاہور

یوم جمعہ — فی پرچہ ۱/

۱۹ شعبان ۱۳۶۸ھ

جلد ۳	۱۷ احسان ۱۳۲۸ ہش	۱۷ جون ۱۹۴۹ء	نمبر ۱۳۸

بلوچستان مشاورتی کونسل کے تیرہ ارکان نے حلف وفاداری اٹھا لیا

دوسرے اجلاس میں قبائلی علاقوں کے الحاق پر غور

کوئٹہ ۱۶ جون۔ آج بلوچستان ریذیڈنسی میں مشاورتی کونسل کے ایک اور رکن ملک جان محمد خاں نے حلف وفاداری اٹھایا۔ حلف کی تقریب کونسل کے چیئرمین سیٹھ خدا بخش نے ادا کی۔ اس وقت تک کل ۱۳ ارکان دستور پاکستان سے حلف وفاداری اٹھا چکے ہیں۔ مشاورتی کونسل کے دوسرے اجلاس میں شاہی جرگہ کے دو ارکان نے شرکت کی۔ کونسل کا یہ خفیہ اجلاس گورنر جنرل کے ایجنٹ جنرل کرنل محمد خورشید کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اور اس اجلاس میں بلوچستان کے قبائلی علاقوں کو بلوچستان میں شامل کرنے اور اس سے تعلق رکھنے والے مسئلوں پر غور کیا گیا۔ کونسل کے آئندہ طریق کار اور ارکان کونسل کے وظیفے کے معاملات پر بھی غور ہوا۔ کونسل کے اس دوسرے اجلاس میں ڈیرہ غازیخاں کے بلوچی قبائلی علاقوں اور بلوچستان میں میونسپل انتخابات کے معاملات پر بھی گفتگو ہوئی۔

وزیر تعلیم پاکستان کی مصروفیات

لندن ۱۶ جون۔ پاکستان کے وزیر تعلیم آنریبل مسٹر فضل الرحمن نے آج برمنگھم میں گولہ بارود، موٹر سائیکل اور سائیکل بنانے والے کارخانوں کا معائنہ کیا۔ اس کے علاوہ آپ ہلکی انجینئرنگ کی صنعتوں کے نمائندوں سے بھی ملے۔ امید ہے آپ برمنگھم یونیورسٹی میں پاکستانی طلبہ کو زیادہ سے زیادہ داخلے کی اجازت دینے پر زور دیں گے۔ اور اسی طرح آکسفورڈ اور کیمبرج یونیورسٹیوں [illegible]

نے برطانوی وزیر تجارت مسٹر ولسن سے تجارتی معاہدے کے امکانات پر بات چیت کی۔ آپ کراچی کو واپسی سے پہلے مسٹر ولسن سے ایک بار پھر ملیں گے۔

خیر سگالی کا پیغام

کراچی ۱۶ جون۔ ترکی پارلیمان کے صدر نے پاکستان دستور ساز اسمبلی کے صدر مسٹر تمیز الدین خاں کے ہاتھ پاکستان کے لوگوں کو خیر سگالی کا پیغام بھیجا ہے۔ مسٹر تمیز الدین خاں ترکی یورپ اور کینیڈا کا دورہ کرنے کے بعد کراچی واپس آ چکے ہیں۔

* پتھر اور سیمنٹ بھیجا گیا۔

تین تین سال قید بامشقت

پشاور ۱۶ جون۔ پیر عبداللطیف ذکوڑی کی گرفتاری کے بعد چھ اور لیگی لیڈروں کو فرنٹیئر کرائم ریگولیشن کے ماتحت گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ان چھ لیڈروں کو ایک ایک لاکھ روپے ضمانت داخل کرانے کا حکم دیا گیا ہے۔ بصورت عدم ادائیگی جرمانہ تین تین سال قید بامشقت کی سزا بھگتنا ہوگی۔

اگر ہم نے افغانستان کی مدد نہ کی تو ملک میں پھوٹ پڑ جائیگی

افغانی وزیر پاکستان کیخلاف شکایت کرنے لندن پہنچ گئے

لندن ۱۶ جون۔ ڈان ایکسپریس سروس کا بیان ہے کہ افغانی وزیر مسٹر فیض محمد ذکریا پاکستان کے خلاف شکایت کرنے کے لئے لندن پہنچ گئے ہیں۔ یہ شکایت برطانوی وزیر خارجہ بیون کے پاس کی جائیگی۔ جو اگلے ہفتے پیرس سے لندن پہنچیں گے۔ تاحال ملاقات کا کوئی وقت مقرر نہیں ہوا۔ افغانی وزیر کا پہلا دعوےٰ یہ ہے کہ انیسویں صدی کی افغانی جنگ کے بعد برطانیہ نے جن علاقوں کو آزاد کیا تھا وہی پاکستان کو دیدیا ہے۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں کہا پٹھان قبائلیوں کے لئے سیاسی آزادی اور ان کے تحفظ کا مسئلہ کابل اور کراچی کے درمیان طے ہو سکتا ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا افغانستان پاکستان کی فوج کے درۂ خیبر پر قبضہ کرنے اور پولیس کے بندوبست کو برداشت کرے گا۔ وزیر موصوف نے کہا یہ امر ہمیں تسلیم ہے کہ سوویٹ حملے کے خلاف مضبوط سرحد صرف پاکستانی ہی رکھ سکتا ہے اس کے بعد آپ نے پٹھانوں کی آزادی کے لئے جدوجہد کے وجوہ بیان کرتے ہوئے کابل سے آنے والے ایک تازہ بحری تار دکھایا۔ جس میں "مسلم برادرہڈ" کے خطرات بیان کئے گئے تھے۔ آپ نے کہا اگر ہم نے افغانستان کی مدد نہ کی تو افغانستان میں پھوٹ پڑ جائے گی اور سوویٹ روس کا خطرہ بڑھ جائیگا۔ افغانی وزیر نے یہ بھی کہا کہ وہ مجلس اقوام سے بھی انصاف حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔

آزاد کشمیر کے ساتھ تار کا سلسلہ

کراچی ۱۶ جون۔ اخبار نویسوں کے ایک اجتماع میں پاکستان کے رکن مواصلات سردار عبدالرب نشتر نے بتایا کہ عنقریب پاکستان کا تار کا سلسلہ آزاد کشمیر علاقے تک بڑھا دیا جائے گا۔ آپ نے کہا میں نے اپنے اس دورے میں آزاد کشمیر کے ارکان اور محکمہ ڈاک کے افسروں سے مظفر آباد تک اور وہاں سے گلگت تک معقول ڈاک پہنچانے اور ڈاک و تار کا انتظام کرنے کی گفتگو کی۔ امید ہے بہت جلد یہ کام انجام پا جائے گا۔

کوئلے کی ۲۱۵۹ ویگنیں آئیں

لاہور ۱۶ جون۔ نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ دونوں مملکتوں میں باہم مال بھیجنے کا جو معاہدہ ہوا تھا۔ اس کے مطابق ماہ مئی میں باقاعدہ مال گاڑیوں سے مال آتا جاتا رہا ہے۔ پاکستان نے مئی میں ۳۲۰۰ ویگنیں بھیجیں اور ہندوستان سے ۲۱۵۹ ویگنیں آئیں۔ ہندوستان سے کوئلہ (عام) اور کوئلہ ریل گاڑی آیا۔ اور اسکے بدلے ادھر سے نمک چونے کا *

پاکستان میں ٹیلیفون کے کارخانے کا قیام

کراچی ۱۶ جون۔ معلوم ہوا ہے کہ پاکستان میں [illegible] پاکستان اور انگلستان کی جنرل الیکٹرک سپلائی کمپنی میں جو بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ خاتمے پر پہنچ گئی ہے۔ کمپنی کا نمائندہ جو بات چیت کے لئے کراچی آیا ہوا تھا۔ معاہدے کا مسودہ لے کر کمپنی کی آخری منظوری حاصل کرنے کے لئے لندن چلا گیا ہے۔ اس معاہدے کے مطابق پاکستان میں ٹیلیفون کے تمام جز بنانے کا کارخانہ قائم کیا جائے گا۔ کارخانے کی عمارت حکومت بنوائے گی۔ اور یہ ایک سال کے اندر اندر قائم ہو جائے گا۔ اس کارخانے پر کم از کم پچپن لاکھ روپیہ خرچ ہوگا۔ اور پہلے سال یہ پانچ ہزار آلے بنائے گا۔

مختصرات

ہانگ کانگ:۔ ۱۶ جون چین کے صوبہ ہونان میں بہت سیلاب آیا ہے جس سے بیس ہزار اشخاص ڈوب کر مر گئے۔

یروشلم:۔ ۱۶ جون۔ شام اور یہودیوں میں صلح کی جو بات چیت ہو رہی تھی۔ وہ ٹوٹ چکی ہے اور اسکی ناکامی کے پیش نظر ہی عراق نے اپنی فوجوں کا ایک مضبوط حصہ شام کی سرحدوں پر بھیجا ہے۔

پیرس:۔ ۱۶ جون پیرس سے آمدہ اطلاعات مظہر ہیں کہ فرانس اور بلجیم کی حکومت نے پاکستان سے تجارتی تعلقات قائم کرنے کی خواہش کا اظہار کیا ہے بلجیم پاکستان کو لوہا اور فولاد بڑی مقدار میں دے گا۔

لندن ۱۶ جون۔ برطانیہ کا ایک تجارتی مشن مستقبل قریب میں پاکستان آ رہا ہے۔ یہ مشن یہاں روپیہ لگانے اور مشینیں وغیرہ دینے کا بندوبست کرے گا۔ پاکستان نے برطانیہ کو اس شرط پر پٹ سن اور کپاس زیادہ دینا منظور کر لیا ہے کہ وہ بھی پاکستان کو اور زیادہ مشینیں دے۔

لاہور ۱۶ جون:۔ صوبائی مسلم لیگ کونسل کی مجلس عاملہ کا آئندہ اجلاس ۲۳ جون کو راولپنڈی میں [illegible] ہوگا

نتھیا گلی
وزیر اعظم سرحد اور کابینہ کے دوسرے ارکان سے صوبہ سرحد کے متعلق گفت و شنید کے بعد کوئی بیان جاری کریں گے۔

مردان ۱۶ جون امید کی جاتی ہے کہ مردان میں اگلے سال کے اندر اندر الکوہل پیدا کرنے کی ایک فیکٹری قائم ہو جائیگی۔ جو دس ہزار گیلن فی یوم پیدا کیا کرے گی یہ فیکٹری سارے مشرق میں اپنی نوعیت کی سب سے بڑی فیکٹری ہوگی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر ولیٹ پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے چھپوا کر ۳ میکلیگن روڈ سے شائع کیا۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اپنے اندر پاک تبدیلی کرو

"میں دیکھتا ہوں کہ باوجود مصائب پر مصائب آنے کے اور ہر طرف خطرہ ہی خطرہ دکھائی دینے کے لوگ ابھی تک سنگدلی اور عجب و نخوت سے کام لے رہے ہیں۔ نادان کب تک اس بے فکری میں بسر کریں گے۔ تا وقتیکہ لوگ ضد نہیں چھوڑتے۔ اور اپنی بُری کرتوتوں سے باز نہیں آتے۔ اور خدا تعالےٰ سے مصالحت نہیں کرتے۔ یہ بلائیں اور مصیبتیں دور نہیں ہونگی۔ میں نے دیکھا ہے۔ اور خوب غور کیا ہے۔ کہ قحط کے دنوں میں لوگوں نے ذرا بھی قحط کی مصیبت کو محسوس نہیں کیا۔ شراب خانے اسی طرح آباد تھے۔ اور بدکاریوں اور بدمعاشیوں کے بازار برابر گرم تھے۔ ابتدا میں جب کبھی کوئی برائے نام نقوے مکہ و مدینہ کے نام سے آجایا کرتا تھا۔ تو لوگ ڈر جایا کرتے تھے۔ اور مسجدیں آباد ہو جاتی تھیں۔ مگر اس وقت شوخی اور بے باکی حد سے بڑھ چلی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی فضل کرے۔

عقلمند وہ ہے جو عذاب کے آنے سے پیشتر اس کی فکر کرتا ہے۔ اور دور اندیش وہ ہے۔ جو مصیبت سے پہلے اس سے بچنے کی فکر کرے۔ انسان کو یہی لازم ہے کہ آخرت پر نظر رکھ کر بُرے کاموں سے توبہ کرے۔ کیونکہ حقیقی خوشی اور سچی راحت اسی میں ہے۔ یہ ایک یقینی امر ہے کہ کوئی بدکاری اور گناہ کا کام ایک لحظہ کے لئے بھی سچی خوشی نہیں دے سکتا۔ بدکار بدمعاش کو تو ہر دم اظہار راز کا خطرہ لگا ہوا ہے۔ پھر وہ اپنی بدعملیوں میں راحت کا سامان کہاں دیکھے گا۔ آخرت پر نظر رکھنے والے ہمیشہ مبارک ہیں ؎

مرد آخر بیں مبارک بندہ ایست

دیکھو ان قوموں کا حال جن پر وقتاً فوقتاً عذاب آئے۔ ہر ایک کو یہی لازم ہے کہ اگر دل سخت بھی ہو تو اسے ملامت کر کے خشوع و خضوع کا سبق دے۔ رونا اگر نہیں آتا تو رونی صورت بنائے۔ پھر خود بخود آنسو بھی نکل آئیں گے۔

ہماری جماعت کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ وہ اپنے اندر پاک تبدیلی کریں۔ کیونکہ ان کو تازہ معرفت ملتی ہے۔ اور اگر معرفت کا دعوےٰ کر کے کوئی اس پر نہ چلے۔ تو یہ نری لاف و گزاف ہی ہے۔ پس ہماری جماعت کو دوسروں کی سستی غافل نہ کر دے۔ اور اسکو کاہلی کی جرأت نہ دلا دے۔ وہ ان کی محبت سرد دیکھ کر خود بھی دل سخت نہ کر لے۔" (الحکم ۲۰ مئی ۱۸۹۸ء)

ربوہ میں پہلا وقار عمل

مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے ارکان نے مورخہ ۱۰ ماہ احسان بروز جمعہ بعد نماز فجر ربوہ میں پہلا وقار عمل زیر قیادت راجہ محمد یعقوب صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ منایا۔ شمالی جانب کے کوارٹروں سے سٹیشن کو جانے والے تمام راستے خراب تھے۔ جس کی وجہ سے بوڑھوں، بچوں اور مستورات کو گزرتے وقت سخت تکلیف اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ گو مجلس کے پاس کدال اور ٹوکریاں وغیرہ نہ تھیں۔ مگر پھر بھی خدام نے ۴ گھنٹہ نہایت اخلاص اور محنت سے کام کر کے بارہ فٹ چوڑی چار فٹ اونچی اور ستر فٹ لمبی سڑک تیار کی۔

جنرل سیکرٹری مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ

دھرم پورہ (لاہور) میں تبلیغی جلسہ

حلقہ دھرم پورہ کا ایک تبلیغی جلسہ مورخہ ۱۸ جون ۱۹۴۹ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب بر دوکان ملک محمد طفیل صاحب ممبر مزیت متصل پولیس چوکی دھرم پورہ منعقد ہوگا۔ جس میں جناب مولوی عبدالغفور صاحب اور جناب مولوی عبدالمالک صاحب فاضل تقریریں فرمائیں گے۔ احباب خود اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو ساتھ لے کر جلسہ مذکورہ میں ضرور شامل ہوں۔ تقاریر کے بعد سامعین کو مضمون کے متعلق مزید استفسارات کا بھی موقعہ دیا جائے گا۔ انشاءاللہ

خاکسار۔ لطیف الرحمٰن سیکرٹری تبلیغ حلقہ دھرم پورہ (لاہور)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے۔ کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق تازہ اطلاع

محمد آباد سٹیٹ ۱۲ جون ۱۹۴۹ء۔ آج حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت نسبتاً اچھی رہی۔ الحمدللہ

آج صبح حضور اقدس نے ایک میٹنگ طلب کی۔ جس میں مکرم میاں عبدالرحیم احمد صاحب مکرم سید عبدالرزاق صاحب چوہدری صلاح الدین صاحب جنرل منیجر۔ سلطان احمد صاحب طاہر سپرنٹنڈنٹ احمدیہ سنڈیکیٹ۔ شیخ نورالحق صاحب سپرنٹنڈنٹ ایم۔ این سنڈیکیٹ۔ ملک غلام احمد صاحب عطا اور چوہدری عبدالغفور صاحب اکاؤنٹنٹ نے شرکت فرمائی۔

میٹنگ میں محمد آباد سٹیٹ کا بجٹ آمد و خرچ ۵۰-۱۹۴۹ء دوبارہ پیش ہوا۔ بعد نماز ظہر حضور اقدس نے دوبارہ میٹنگ طلب کی۔ جس میں سید مسعود مبارک صاحب انچارج باغ نے بھی شرکت فرمائی۔ میٹنگ میں تجرباتی فارم کے بجٹ پر بحث ہوتی رہی۔

خاندان نبوت کے دیگر افراد بخیریت ہیں۔

سلطان احمد پیر کوٹی واقف زندگی

ربوہ میں نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کا پہلا اجلاس

جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے ربوہ میں نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کا بنایا جانا منظور ہو گیا ہے۔ جس کا اعلان بذریعہ گزٹ ہو چکا ہے۔ اس کے پانچ ممبر نامزد کئے گئے ہیں۔

(۱) ڈپٹی کمشنر صاحب جھنگ بطور صدر کمیٹی
(۲) تحصیلدار صاحب چنیوٹ
(۳) خان بہادر نواب چوہدری محمد دین صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر
(۴) مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے ریٹائرڈ اے۔ ڈی۔ ایم
(۵) صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایم۔ بی۔ بی۔ ایس

کمیٹی کا پہلا اجلاس مورخہ ۱۴ جون ۱۹۴۹ء بعد نماز عصر ربوہ میں منعقد ہوا۔ اس غرض کے لئے ڈپٹی کمشنر سید سرفراز حسین صاحب جھنگ سے اور سید باقر حسین صاحب تحصیلدار چنیوٹ سے تشریف لائے۔ باقی ممبران بھی موجود تھے۔ مکرم جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر امور عامہ کی طرف سے ان کے استقبال کا انتظام کیا گیا۔ تعارف کے بعد سب سے پہلے ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب نے سورۃ فاتحہ پڑھ کر موجودہ صاحبان کے ساتھ مل کر دعا کی۔ اس کے بعد ڈپٹی کمشنر صاحب نے بحیثیت صدر گورنمنٹ کا اعلان جو گزٹ میں شائع ہوا تھا پڑھ کر سنایا اور اسکے بعد ہر ایک ممبر سے یکے بعد دیگرے حلف وفاداری لیا گیا۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کو نوٹیفائڈ ایریا کمیٹی کا آنریری سیکرٹری مقرر کیا گیا۔ آمد و خرچ عملہ وغیرہ کے متعلق تبادلہ خیال ہونے کے بعد اجلاس مورخہ ۲۵ جولائی ۱۹۴۹ء پر ملتوی کیا گیا۔

اس کے بعد نظارت ضیافت کی طرف سے ممبران کمیٹی اور بعض دیگر احباب کی چائے سے تواضع کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس کمیٹی کو ربوہ کی ترقی اور بہتری کے لئے مبارک فرمائے۔ م

خاکسار (منشی) کظیم الرحمٰن ہیڈ کلرک نظارت امور عامہ ربوہ

سیکرٹریان مال کے نام ضروری ہدایات

انسپکٹران بیت المال کی طرف سے رپورٹیں آرہی ہیں کہ بعض جماعتوں کے محصل چندہ کی وصولی میں صحیح طور پر کام نہیں کرتے۔ مثلاً ملازم پیشہ احباب کے پاس ان تاریخوں پر نہیں جاتے جب انہیں تنخواہیں وغیرہ ملتی ہوں۔ بعض جماعتوں کے افراد سے ان کے چندے کے بارے میں دریافت کیا۔ تو انہوں نے جواب دیا کہ ان سے چندہ لینے کے لئے کوئی محصل نہیں آیا۔ اس لئے براہ مہربانی اس امر کا خاص خیال رکھیں۔ کہ (۱) محصل ہر احمدی دوست جس کی کچھ نہ کچھ آمد ہو بروقت پہونچے۔ اور چندہ وصول کرے۔ (۲) اگر مقامی حالات کے باعث موجودہ تعداد محصلین کم ہو تو زائد احباب اس کام کے لئے لئے جائیں۔ (۳) سیکرٹریان مال ہر ہفتہ محصلین سے رپورٹیں لیں۔ کہ اس ہفتہ وصولی کے بارے میں انہوں نے کیا کام کیا۔ اور کیا وصولی ہوئی۔ اگر وصولی چندہ جات میں دقتیں ہوں تو سیکرٹری مال ان دقتوں کو اپنی مجلس عاملہ میں پیش کریں۔ اگر پھر بھی حل نہ ملے تو نظارت المال میں معاملہ بھجوا دیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

روزنامہ الفضل لاہور

۱۷ جون ۱۹۴۹ء

بیماری. نسخہ اور طبیب

ایک معاصر اپنے افتتاحیہ میں لکھتا ہے۔

"اس وقت پاکستان ایک شدید اخلاقی بحران سے دوچار ہے۔ رشوت خوری۔ خیانت۔ غبن۔ استحصال بالجبر۔ نفع اندوزی۔ ذخیرہ اندوزی خود غرضی۔ جفاکاری۔ زناکاری کی لعنتیں ہماری سوسائٹی کو بری طرح تباہ کر رہی ہیں۔ . . . .

ہماری قوم میں صرف رشوت خوری کا مرض موجود نہیں ہے۔ بلکہ دنیا کے تمام معلومہ جرائم پائے جاتے ہیں۔ اور دن بدن یہ جرائم بڑھ رہے ہیں۔ ہمیں ڈر ہے۔ کہ اگر ان کو دور نہ کیا گیا تو پوری قوم جرائم پیشہ بن کر رہ جائے گی۔ . . . . .

ہماری سوسائٹی میں بگاڑ پیدا ہونے کی اصلی وجہ خدا کے خوف اور آخرت کے یقین کی کمی اور اسلام سے دوری ہے۔ انسان کی ذہنی تربیت اور اس کے اندر اخلاقی قدروں کا احترام پیدا کرنا قانون کے بس کا روگ نہیں ہے۔ یہ کام تو صرف اسی وقت مفید ہو سکتا ہے جبکہ سوسائٹی کی تربیت وحی والہام کے اصول پر کی جائے۔ اور اس کے اندر زیادہ سے زیادہ خدا پرستی کا جذبہ پیدا کیا جائے۔ اس کی واضح مثال قرن اول کی اسلامی سوسائٹی ہے۔ عرب جیسی جرائم پیشہ قوم محمد رسول اللہ صلے اللہ اور آپ کے رفقاء کی تربیت سے ایسی صالح اور پاکیزہ بن کر اٹھی ہے۔ کہ کسی زمین کی پیٹھ نے ایسی قوم اور ایسی سوسائٹی کو اپنے اوپر کبھی سوار نہیں کیا۔ . . . . .

ہمیں اپنی سوسائٹی کو صحت کا سب سے پہلا جو انجکشن دینا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اسلام کے اصولوں اور تعلیمات کو مسلمانوں کے ذہن میں اتارا جائے۔ انہیں دوبارہ اسلام کی طرف متوجہ کیا جائے۔ ان کے سامنے صحابہ کی زندگیوں کے حالات رکھے جائیں۔ انہیں ایسی اخلاقی قدروں کا احساس دلایا جائے۔ اور تعلیم و تربیت کا ایسا انتظام کیا جائے کہ اس کے ماتحت جو نئی نسل پروان چڑھے وہ اپنے اندر ابوبکر و عمر و عثمان اور علی کی سیرت و کردار لے کر اٹھے اور دنیا کے لئے باعث رحمت ہو۔"

معاصر نے مسلمانوں کی حالت کا جو نقشہ الفاظ میں کھینچا ہے وہ درست اور جو علاج اس نے بتایا ہے اس سے بھی ہمیں اتفاق ہے۔ ہمیں صرف اتنا عرض کرنا ہے۔ کہ کیا ایک اناڑی بیماری کی تشخیص اور نسخہ معلوم ہو جانے کے باوجود ایسی مہلک بیماری کا علاج کر سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں سوال یہ ہے۔ کہ کیا بیمار اپنی بیماری کا علاج خود کر سکتا ہے۔ درآنحالیکہ وہ طبیب بھی نہ ہو۔ کیا بیماری کی علامتوں سے بیماری کا پتہ لگا کر طب اکبر سے نسخہ ملے کر انسان شفایاب ہو سکتا ہے۔ کیا جب تک ایک ماہر طبیب نہ ہو۔ جو ایسی بیماریوں کا علاج کرنا جانتا ہو علاج ہونا ممکن ہے؟ بے شک آپ کو مسلمان قوم کی بیماری کا پتہ لگ گیا ہے۔ بے شک آپ کو قرآن کریم میں اس کا علاج بھی مل گیا ہے۔ لیکن کیا موجودہ مسلمان خواہ عوام ہوں یا لیڈر جو خود اس بیماری میں مبتلا ہیں۔ بلکہ خود مبتلا نہ بھی ہوں۔ یہ نسخہ استعمال کر کے شفایاب ہو سکتے ہیں۔ جب تک اس نسخہ کو استعمال کرنے کی ترکیب جاننے والا کوئی نہ ہو۔ اگر ایسا ہو سکتا تو دنیا میں کسی طبیب کی کبھی ضرورت ہی نہ پڑتی۔ طبیب لوگ بیماریوں کی علامتیں اور نسخے کتابوں میں بیان کر دیا کرتے۔ اور بیمار یا ان کے دوست خود علاج کر لیا کرتے۔

قرآن کریم طبیب ازل کا واقعی ایک مکمل نسخہ ہے جو ان بیماریوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جو عربوں کو اس زمانہ میں لگی ہوئی تھیں جب یہ نازل ہوا۔ یا جو اس زمانہ میں مسلمانوں کو لگی ہوئی ہیں۔ سوال ہے کہ بیمار عرب کو جب یہ نسخہ دیا گیا تھا۔ تو کیا ساتھ ہی ایک ماہر طبیب نہیں دیا گیا تھا۔ جس نے نسخہ استعمال کرایا۔ اگر اللہ تعالٰے صرف نسخہ تو بھیج دیتا اور ماہر طبیب نہ بھیجتا۔ تو کیا عرب خود بخود اسکو استعمال کر کے شفایاب ہو سکتے تھے؟ قطعاً نہیں۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ آج وہ مکمل نسخہ موجود ہے۔ لیکن پھر بھی مسلمانوں کی وہ حالت ہے۔ جو عزیز معاصر نے بیان فرمائی ہے۔ اگر صرف مرض کی تشخیص اور نسخہ کے علم سے وہ اعجاز ہو سکتا۔ جو حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہوا۔ تو مسلمانوں کی یہ حالت ہوتی ہی کیوں۔ حالانکہ یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ کوئی اس نسخہ کو سمجھنے والا پہلے موجود ہی نہیں تھا۔

ہم گزشتہ کئی سالوں سے یہ آواز سنتے آئے ہیں۔ کہ مسلمانوں نے قرآن کریم پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔ اس لئے ان کی یہ حالت ہو گئی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ معاصر سے پہلے بھی کئی لوگ ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے مسلمانوں کے مرض کی تشخیص کی۔ اور نسخہ بھی معلوم کر لیا۔ مگر اسکے باوجود بیمار روز بروز زیادہ ہی بیمار ہوتا چلا گیا۔ مسلمانوں کی جو حالت معاصر نے بیان کی ہے یہ آج ہی یکدم نہیں ہو گئی۔ بلکہ آج سے ۱۰ سال پہلے ۲۰ سال پہلے ۵۰ سال پہلے بھی تقریباً یہی حالت تھی۔ اس عرصہ میں بڑے بڑے داناؤں نے یہ نسخہ تجویز کیا۔ مگر کوئی فائدہ نہ ہوا آخر اس کی وجہ کیا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قوموں کی اس بیماری کا نسخہ کسی دنیاوی عقلمند کا تجویز کردہ نہیں ہے۔ یہ عقلمند اپنی عقل سے شاید اتنا تو معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ اس بیماری کے لئے یہ نسخہ تیر بہدف علاج ہے۔ مگر وہ اس کا استعمال نہیں کرا سکتے۔ یہ الٰہی نسخہ ہے اور اس کے استعمال کرانے کے لئے طبیب بھی الٰہی ہونا چاہیئے۔ خاصکر ایسی حالت میں کہ بیماری بالکل قابو سے نکل چکی ہو۔ کوئی اناڑی اسکو استعمال نہیں کرا سکتا۔

آپ نے ایک معمولی پھوڑے کا علاج کرانا ہو۔ تو آپ کسی ایسے طبیب کے پاس جاتے ہیں۔ جس کے پاس کسی مستند میڈیکل کالج یا مستند طبیہ کالج کی سند ہو۔ خواہ آپ کے گھر میں "گھر کا طبیب" ہی کیوں نہ موجود ہو۔ نہ تو آپ خود علاج کرتے ہیں۔ اور نہ کسی اناڑی کے پاس جاتے ہیں۔ تو پھر کیا اتنی بڑی بیماری جو انسان کے جسم اور روح دونوں کو کھا رہی ہو۔ جو تیسرے درجہ پر پہونچ چکی ہو۔ اور تیسرے درجہ کا بھی آخری ہونے والا ہو۔ محض کسی کے یہ کہہ دینے سے کہ فلاں نسخہ استعمال کرو۔ یا وہ نسخہ کسی اناڑی کے ذریعہ استعمال کرنے سے چلی جائے گی؟

معاصر کی پند و نصائح ہمارے سر ماتھے پر لیکن اگر معاصر کا یہ خیال ہے کہ ان کے کہہ دینے سے سب کچھ ہو جائے گا تو ہمیں افسوس ہے کہ وہ نہ صرف ساری قوم کو دھوکہ دے رہا ہے۔ بلکہ خود اپنے آپ کو بھی دھوکہ دے رہا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر آج تک ایک ایسی مثال معاصر بتائے۔ کہ جب کسی قوم کی ایسی حالت ہو گئی ہو جیسی کہ اب مسلمانوں کی ہے تو بغیر الٰہی طبیب کے اس نے شفا پائی ہو۔ معاصر نے جو مثال دی ہے۔ وہ رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ کی دی ہے۔ اور کتنی سادگی سے فرما دیا کہ جو نئی نسل پروان چڑھے۔ وہ اپنے اندر ابوبکرؓ عمرؓ عثمانؓ اور علیؓ کی سیرت و کردار لیکر اٹھے۔ کیا معاصر کا خیال ہے۔ کہ یہ عظیم الشان انسان اناڑیوں کی تربیت سے ایسے بن گئے تھے۔ کیا عربوں کی بیماریاں خود بخود اس نسخہ اعظم کے استعمال سے چلی گئی تھیں۔ اگر ایسا تھا۔ تو پھر خاتم النبیین سرور کائنات حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی بعثت کی کیا ضرورت تھی۔ کیا آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالٰے نے نزول کلام کا صرف ایک ذریعہ ہی بنایا تھا۔ ویسے عربوں کی زندگیوں کو تقوٰے کے سانچے میں ڈھالنے کے لئے آپ کی ذات کا کوئی تعلق واسطہ نہیں تھا؟

یک انار و صد بیمار

مغربی پاکستان کے مختلف صوبوں کا مرض یہ ہے۔ کہ ہر صوبہ میں صرف ایک ہی اسمبلی اور ایک ہی وزارت بن سکتی ہے۔ اور وزارت میں صرف ایک ہی وزیر اعظم ہو سکتا ہے۔ لیکن اسمبلی کی ممبری عہدہ وزارت اور عہدہ وزارت عظمٰی کی قابلیت رکھنے والے افراد کی افراط ہے۔

اب دیکھئے صوبہ سرحد میں صرف ایک اسمبلی ایک وزارت اور ایک ہی وزارت عظمٰی ہے۔ اس لئے صرف ایک عبدالقیوم خاں ہی وزیر اعظم بن سکے ہیں۔ حالانکہ پیر مانکی شریف۔ پیر زکوڑی شریف اور خان غلام محمد لُنڈخور تینوں میں وزیر اعظم بننے کی اذلیکو قابلیت موجود ہے۔ اور یہ مفت میں ضائع جا رہی ہے۔ چار وزارت عظمٰی کی قابلیت رکھنے والوں میں سے صرف ایک کو قابلیت برتنے اور قوم کا کام کرنے کے لئے موقع دینا اور تین کو موقع نہ دینا کتنا بڑا ظلم ہے۔ اس وقت ان تینوں میں جو اتحاد نظر آتا ہے۔ یہ اس لئے نہیں ہے۔ کہ ان کی آپس میں بڑی محبت ہے۔ یہ اتحاد اس لئے کیا گیا ہے۔ کہ کسی پرانے حکیم کا یہ مقولہ صحیح ثابت کیا جائے۔ کہ دشمن کا دشمن بھی دوست ہوتا ہے۔ اگر ہماری بات پر یقین نہ ہو۔ تو آپ عبدالقیوم خاں کو عہدہ وزارت عظمٰی سے ہٹا کر ان میں سے کسی ایک کو اسکی جگہ مقرر کرا دیں۔ تو باقی دو عبدالقیوم خاں سے مل کر اس کے خلاف متحد ہو جائیں گے۔ جس کو مقرر کیا گیا ہے۔ آپ دیکھیں گے۔ کہ عبدالقیوم خاں بھی اس طرح کی تقریریں کریں گے اسی طرح عوامی لیگ بنائیں گے۔ اسی طرح ان پر بھی پابندیاں عاید ہونگی۔ جس طرح کہ اب مذکورہ بالا تثلیث پر ہو رہی ہیں۔ پھر آپ دیکھیں گے۔ کہ جو اخبارات عوامی لیگ اور مندرجہ بالا پاکستانی ہستیوں کے آج طرفدار ہیں وہ خان عبدالقیوم کی طرفداری بھی اسی ہمدردی سے کریں گے۔ جیسی کہ اب ان کی کر رہے ہیں۔

درخواست دعا

سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ بنت حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالٰی عنہ کئی روز سے معدے میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ ابھی تک تشخیص مکمل نہیں ہو سکی۔ ڈر ہے کہ کہیں حصلہ نہ ہو احباب جماعت سیدہ موصوفہ کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس زمانہ کے مصلح ہیں

ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ

(از ابو البشارت مولوی عبدالغفور صاحب فاضل مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

آسمانی نشان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جہاں اس امام کی خبر دی تھی۔ وہاں یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اسکی سچائی کے لئے آسمان پر ایک عظیم الشان نشان ظاہر ہوگا جیسے فرمایا۔ ان لمھدینا ایتین لم تکونا منذ خلق السمٰوٰت والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ۔

(دارقطنی صفحہ ۱۸۸)

کہ ہمارے مہدی کے دو آسمانی نشان ہوں گے۔ ایک تو سورج کا گرہن اس کے گرہن کی درمیانی تاریخ یعنی اٹھائیس کو ہوگا۔ کیونکہ سورج کا گرہن ہمیشہ ۲۷-۲۸-۲۹ تینوں تاریخوں میں سے کسی ایک تاریخ کو ہوا کرتا ہے۔ اور چاند کی گرہن کی تاریخوں میں سے پہلی تاریخ یعنی ۱۳ تاریخ کو گرہن ہوگا۔ کیونکہ چاند گرہن کے لئے ہمیشہ سے ۱۳-۱۴-۱۵ ہی تاریخیں مقرر ہیں۔ پھر ان گرہنوں کی اور تخصیص کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہ گرہن ماہ رمضان میں ہوگا۔ اور اس نشان کو اتنا اہم اور وزنی قرار دیا۔ کہ فرمایا۔ جب سے زمین وآسمان پیدا ہوئے ہیں۔ ان شرطوں سمیت کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا۔ یعنی کوئی مدعی مہدویت موجود ہو۔ اور اس کے دعوے کی تصدیق کے لئے ماہ رمضان میں ان مقررہ تاریخوں پر گرہن ہوا ہو۔ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان سو فی صدی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی ثابت کر رہا ہے۔ کیونکہ آپ نے جب دعوےٰ کیا۔ کہ مجھے اللہ تعالےٰ نے مہدی معہود کر کے اصلاح خلق کے لئے مبعوث فرمایا ہے۔ تو اس دعویٰ کی تصدیق کے لئے حسب پیشگوئی سورج چاند کو مقررہ تاریخوں پر گرہن لگ گیا۔

زمینی نشان

جہاں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت امام مہدی کی صداقت کے لئے ایک عظیم الشان آسمانی نشان کی خبر دی تھی۔ وہاں یہ بھی فرمایا تھا۔ کہ اسکی سچائی کے لئے کچھ زمینی نشان بھی ہوں گے۔ جن کا کچھ قرآن میں ذکر ہے۔ کچھ احادیث میں۔ مثلاً پہاڑ اڑائے جائیں گے۔ دریا چیرے جائیں گے۔ نہریں نکالی جائیں گی۔ ویران جگہیں آباد کی جائیں گی نئی سواریاں نکل آئیں گی۔ وغیرہ۔ اور یہ سب نشان بھی آپ کے دعوے کے بعد ظہور پذیر ہوگئے۔ پھر ایک نشان کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ یہود کے تو بہتر فرقے ہوئے تھے۔ مگر میری امت کے تہتر ہوں گے۔ ان میں سے صرف ایک ناجی ہوگا۔ باقی ناری۔ پھر ناجی فرقہ کی نشانی بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ "الا وھی الجماعۃ" کہ ناجی فرقہ جماعت کہلانے کا مستحق ہوگا۔ باقی سب لوگ صرف فرقے ہوں گے نہ کہ جماعت۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمان صاف طور پر واضح کر رہا ہے۔ کہ آخر زمانہ میں مسلمانوں کی حالت اچھی نہیں رہے گی۔ اور پہلے بتایا جا چکا ہے۔ کہ فی الواقع مسلمانوں کی حالت اچھی نہیں رہی۔ ان کی اصلاح کے لئے جس شخص کے آنے کا ذکر تھا۔ اس کے ساتھی ہی ناجی جماعت کہلا سکتی ہے۔ کیونکہ وہ ایک امام کے تابع ہوں گے۔ یہ ایک کھلی حقیقت ہے۔ کہ اگر کہیں دس ہزار نفوس بھی الگ الگ نماز پڑھ رہے ہوں۔ تو کوئی نہیں کہتا کہ جماعت ہو رہی ہے۔ ہاں اگر ایک آدمی آگے کھڑا ہو۔ اور اس کے پیچھے خواہ دو آدمی کھڑے ہو کر اس کے رکوع کے ساتھ رکوع اور اس کے سجدے کے ساتھ سجدہ کر رہے ہوں۔ تو سب لوگ کہیں گے۔ کہ جماعت ہو رہی ہے۔ اسی حقیقت کو مدنظر رکھ کر حضور نے مسلمانوں کے بہتر فرقوں کو بوجہ ان کا کوئی امام نہ ہونے کے ان کو صرف فرقہ کہا ہے۔ مگر ایک حصہ کو جو امام ساتھ رکھتا ہوگا۔ اور جس کے زیر فرمان وہ حصہ دینی الکام کی بجا آوری کر رہا ہوگا۔ وہی حصہ جماعت کہلانے کا مستحق ہوگا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ یہ نشان بھی امام جماعت احمدیہ کے ساتھ پورا ہو کر آپ کو امام وقت ثابت کر رہا ہے۔

مزید وضاحت

اسی مفہوم کی ایک حدیث بخاری شریف میں نہایت وضاحت کے ساتھ ذکر کی گئی ہے۔ حضرت حذیفہ رضؓ فرماتے ہیں۔ کہ لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے ہمیشہ ایسی باتیں پوچھا کرتے تھے۔ کہ مشکلات کے دن کب دور ہوں گے۔ مگر میں ایسی باتیں نہیں پوچھا کرتا تھا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا۔ کہ ایسے خراب دن آخر دور ہو کر رہیں گے۔ ہاں مجھے یہ خدشہ لگا رہتا تھا۔ کہ اگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد کوئی مشکل بات پیدا ہوئی۔ تو اس کا حل ہم کہاں سے کرائیں گے۔ اس لئے میں ہمیشہ ایسی ہی مشکل باتیں سوچ سوچ کر پوچھا کرتا تھا۔ چنانچہ ایک دن میں نے عرض کی۔ کہ حضور ہم بڑی جہالت اور خراب زمانہ میں تھے۔ اللہ تعالےٰ نے ہم پر فضل کیا۔ اور آپ جیسا خیر والا وجود ہمیں مل گیا۔ کیا اس خیر کے بعد پھر تو کوئی شر کا زمانہ نہیں آئے گا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ آئے گا۔ پھر میں نے عرض کی۔ کہ حضور کیا وہ گندہ زمانہ چلتا چلا جائیگا یا اس کے بعد پھر خیر کا زمانہ آئے گا۔ حضورؐ نے فرمایا۔ ہاں پھر آئے گا۔ پھر اس زمانے کے متعلق حضور نے فرمایا۔ کہ اس میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے۔ جو میری سنت کے خلاف سنتیں بنالیں گے۔ میری ہدایت کے خلاف لوگوں کو ہدایتیں دیں گے۔ اس پر میں نے عرض کیا۔ کہ حضور ایسے لوگوں کی نشانی کیا ہوگی۔ حضور نے فرمایا کہ بظاہر تو ان میں کوئی فرق نہیں ہوگا۔ ہمارے جیسی شکلیں ہوں گی۔ اور ہماری طرف منسوب کر کے لوگوں کو باتیں سنائیں گے۔ مگر ہوں گے جہنم کی طرف بلانے والے۔ جو ان کی بات کو مان لے گا۔ اس کو بھی دوزخ میں ڈال دینگے۔ اس پر میں نے گھبرا کر پوچھا۔ کہ حضور ایسے زمانہ میں جناب کا کیا حکم ہے۔ حضور نے فرمایا۔ "تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم" کہ اس وقت مسلمانوں کی اس جماعت کے ساتھ مل جانا۔ جن کا امام موجود ہو۔ اس پر میں نے عرض کی کہ حضور اگر کوئی مسلمانوں کی ایسی جماعت نہ ہو۔ جس کا امام ہو۔ تو پھر حضور کا کیا حکم ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا۔ اس وقت سب فرقوں کو چھوڑ دینا۔ کہ ان میں سے کوئی ایک فرقہ بھی اس قابل نہیں ہوگا۔ کہ اس میں ایمان و اسلام ہو۔ سو تم ایسی حالت میں جنگل میں چلے جاؤ۔ خواہ تمہیں درختوں کے چھلکے کھا کر گذارہ کرنا پڑے اور اسی حالت میں تمہاری موت واقع ہو جائے۔ (بخاری علامات النبوت) اس حدیث شریف کی رو سے ہمارے امام کی صداقت جس شان و شوکت سے نمایاں ہوتی ہے۔ شاید و باید۔ کیونکہ موجودہ زمانے میں آپ ہی کی ایک ایسی ہستی ہے۔ جس نے مسلمانوں کے لئے امام وقت ہونے کا دعویٰ فرمایا۔ اور آپ کو اللہ تعالےٰ نے ایک پاکیزہ اور اطاعت شعار جماعت عطا فرمائی۔ اگر حضور کو امام الوقت تسلیم نہ کیا جائے۔ تو پھر ایک ہی راہ ہے۔ کہ جنگل میں جا کر اپنے ایمان کو محفوظ کر لیا جائے۔ ورنہ مسلمان کہلانیوالوں کے سب فرقے حضور کے فرمان کے مطابق اس قابل نہیں رہے۔ کہ ان میں رہ کر ایمان محفوظ رہ سکے۔

پھر حضورؐ نے فرمایا تھا۔ کہ آنے والے موعود مسیح اور امام مہدی کی ایک نشانی یہ بھی ہے۔ کہ آپ کے نو وزیر ہوں گے۔ جو اس کے کام کے بوجھ کو برداشت کریں گے۔ یہ سب وزیر عجمی ہوں گے۔ ہاں عربی جانتے ہوں گے۔ ان کے علاوہ امام وقت کا ایک ایسا وزیر بھی ہوگا۔ جو ان نو وزیروں سے الگ اور ممتاز حیثیت رکھنے والا ہوگا۔ وہ اخص احبا میں سے ہوگا۔ جو حافظ قرآن بھی ہوگا (اقتراب الساعۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے یہ تمام فرمان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کو چار چاند لگا رہے ہیں۔ سورج اور چاند نے آسمان پر سے گواہی دے دی۔ کہ یہ موعود سچا ہے۔ نہروں۔ ریلوں۔ نئی آبادیوں نے زمین پر سے گواہی دے دی۔ کہ مسیح موعود برحق ہیں۔ تمام دنیا کے لوگوں نے بے امام ہونے کے باعث فرقہ فرقہ بن کر اور ہماری جماعت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موعود مہدی کو امام زمان تسلیم کر کے ناجی جماعت بن کر آپ کی سچائی کی بے نظیر گواہی قائم کر دی۔ ہمارے موعود مہدی کے کام کو سنبھالنے کے لئے سلسلہ عالیہ کی نو نظارتوں اور ان کے نو وزیروں نے آپ کی سچائی پر زبردست گواہی قائم کر دی۔ جو حسب پیشگوئی سب عجمی ہیں۔ مگر عربی سے واقف ہیں۔ پھر حضرت مکرم و محترم استاذنا جناب حافظ روشن علی صاحب مرحوم نے جو ان سب وزراء سے اخص اور مسلمہ اعلیٰ شخصیت رکھتے تھے۔ استاذنا المبلغین اور حافظ قرآن اور اجل اور بے بدل عالم اور ہر چھوٹے بڑے احمدی کی نظر میں ممتاز اور واجب الاحترام ہستی بنکر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاک فرمان اور حضرت امام مسیح زماں کی سچائی کی گواہی دیدی۔ کون ہے اپنے اندر سچائی کی تڑپ رکھنے والی سعید روح اور حق کی متلاشی جان جو ارضی اور سماوی و دیگر نشانوں سے فائدہ اٹھا کر امام زماں مہدی دوراں اور مصلح ربانی حضرت میرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کا قائل ہو کر "ناجی جماعت" میں شامل ہو کر ان برکات کا وارث بنے۔ جو اس زمانہ میں صرف اور صرف آپ ہی کے طفیل اور آپ کے ہی ذریعہ سے نازل ہو رہی ہیں۔

دوسری قسم کے وہ نشانات ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ذاتی طور پر دیئے گئے۔ وہ بھی سابقہ نشانوں کی طرح آسمانی نشان بھی ہیں۔ زمینی بھی ہیں۔ اور ایسے بھی ہیں۔ جو مختلف لوگوں کے ساتھ براہ راست تعلق رکھتے ہیں۔ مثلاً

آسمانی نشان:۔ بدر ۱۴ر مارچ ۱۹۰۷ء میں حضورؑ فرماتے ہیں۔ پچیس دن تک کوئی نیا واقعہ ظاہر ہونے والا ہے۔ اس کے متعلق حضورؑ نے فرمایا۔ وہ واقعہ کیا ہے۔ جکی پیشگوئی کی ہے؟ فرمایا یہ کوئی ہولناک یا تعجب انگیز واقعہ ہے۔ چنانچہ اس فرمان کے بعد ایک آسمانی نشان ۳۱ر مارچ کو ظاہر ہوا۔ یعنی ایک بڑا شعلہ آگ کا جس سے دل کانپ اٹھے۔ آسمان پر ظاہر ہوا۔ اور ایک ہولناک چمک کے ساتھ قریباً سات سو میل کے فاصلہ تک جا بجا زمین پر گرتا دیکھا گیا۔ ایسے ہولناک طور پر گرا کہ ہزارہا مخلوق خدا اس کے نظارہ سے حیران ہو گئی اور بعض بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۸۱ و ۸۲) چنانچہ اس کی شہادت کے لئے اخبار "سول اینڈ ملٹری گزٹ" ۱۳ر اپریل ۱۹۰۷ء نیز آری نیوز لدھیانہ ۱۴ر اپریل ۱۹۰۷ء دیکھے جا سکتے ہیں۔ جہاں بتفصیل اس واقعہ کا ذکر ہے۔ نیز "حقیقۃ الوحی" صفحہ ۸۱ تا ۹۶ تک تفصیلاً اس نشان کا ذکر موجود ہے۔ اسی طرح حضور نے کھلے الفاظ میں فرمایا تھا۔ کہ

"آسمان اے غافلو اب آگ برسانے کو ہے"

حضورؑ کے اس فرمان کی سچائی جس شان سے موجودہ زمانہ میں ظاہری طور پر پوری ہوئی۔ اس کا انکار کسی عقلمند اور ذی ہوش سے ناممکن ہے۔ آسمان جب سے بنایا گیا ہمیشہ پانی برساتا رہا۔ مگر موجودہ جنگ میں آسمان نے پیچ کر آگ برسائی۔ حتیٰ کہ ہوائی جہازوں کے فوٹو دیدہ دلیر لکھا کر نیچے لکھا جاتا رہا۔ "صفحۂ آسمان کی "ڈیتھ فائر" کہ ہوائی

خیر الامور
مسلمانوں کے لئے راہِ عمل

(از خورشید احمد صاحب مجاہد سیالکوٹی واقف زندگی)

جو اوصاف اللہ والوں میں پائے جاتے ہیں ان سے دوسرے لوگ کہیں دور دکھائی دیتے ہیں۔ علاوہ اور امور کے اہل اللہ دشمنوں کی ایذاؤں اور تکلیفوں سے نہیں گھبراتے بلکہ ایسے اوقات میں ان کا ایمان بجائے تنزل کے ترقی کرتا ہے اگرچہ ان پر کس قدر بھی مصائب و آلام کی گھڑیاں آئیں صبر کو وہ اپنے ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ پھر مومنوں کی یہ انتہائی کوشش ہوتی ہے کہ ہم مدمقابل کو بجائے نقصان پہنچانے کے اس پر نیکی اور احسان ہی کرتے چلے جائیں اور ہمارے قول و عمل سے کسی انسان کو بھی تکلیف نہ پہنچے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ دین و دنیا میں سے دیا ہوتا ہے اس سے وہ مخلوق کی بھلائی کے لئے خرچ کرتے ہیں۔ اس پر بھی اگر دشمنوں کی طرف سے انہیں گزند ہی پہنچے تو بھی وہ بدی کا مقابلہ بدی سے نہیں کرتے بلکہ یہ کہہ کر خاموشی اختیار کر لیتے ہیں کہ اس قسم کی باتیں ہمیں زیب نہیں دیتیں۔ اس لئے ایسے افعال بد کے مرتکب لوگوں سے اعراض ہی اچھا۔

فی زمانہ جب ہم واقعات پہ نگاہ ڈالتے ہیں تو مذکورہ بالا حقائق ایک ایک کر کے ہمارے سامنے آنے لگتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ جب سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی تو جو لوگ اس سلسلہ روحانیہ میں داخل ہوئے انہوں نے گزشتہ باخدا انسانوں کے نقش قدم پہ چل کر اپنے اخلاق حسنہ سے ہزارہا سعید روحوں کو اپنا گرویدہ بنا لیا۔ لیکن افسوس معاندین احمدیت پہ کہ انہوں نے اپنی شرارتوں اور بیہودہ گوئیوں سے سابقہ دشمنانِ حق کی راہ اختیار کر لی۔

جس پہ جماعت احمدیہ یہ کہہ کر گذرتی جارہی ہے سلام علیکم لا نبتغی الجاھلین۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے:

اولئک یؤتون اجرھم مرتین بما صبروا ویدرؤن بالحسنۃ السیئۃ ومما رزقنھم ینفقون۔ واذا سمعوا اللغو اعرضوا عنہ وقالوا لنا اعمالنا ولکم اعمالکم سلام علیکم لا نبتغی الجاھلین ٥ (پ۲۰ رکوع ۹)

یعنی ان لوگوں کو دو دفعہ بدلہ دیا جائے گا جنہوں نے صبر کیا اور جو بیہودہ باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں ہمارے لئے ہمارے عمل ہیں اور تمہارے لئے تمہارے عمل ہیں۔ سلام تم پر ہم جاہلوں کو پسند نہیں کرتے۔

مخالفین احمدیت دلائل سے تو بالکل تہیدست ہیں لیکن مکروفریب سے گزشتہ زمانوں کے منکرین صداقت کی طرح بعض کمزور ایمان لوگوں کو یہ کہہ کر سلسلہ حقہ سے بدظن کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ دیکھو فلاں بڑا آدمی احمدیت میں داخل تھا لیکن بعد میں وہ احمدیت سے ارتداد کر گیا۔ یا یہ کہ تمہارے باپ دادے تو جماعت احمدیہ کے اشد ترین مخالفوں میں سے تھے پھر تم کیونکر احمدیت کا شکار ہو گئے۔ ان کے اس قسم کے مکروہ پروپیگنڈا سے وہ لوگ جن کی ایمانی حالت متذبذب سی ہوتی ہے جلد متاثر ہو جاتے ہیں اور یہ نہیں سوچتے کہ سینکڑوں لوگ تھے جو اپنی بیوقوفی کے باعث دینِ اسلام چھوڑ کر مذاہب باطلہ کے پیرو بن گئے۔ تو کیا اس سے ثابت ہو گیا کہ دینِ اسلام نعوذ باللہ باطل مذہب ہے یا یہ کہ ابوجہل وغیرہ لوگوں نے اسلام تو قبول نہیں کیا لیکن ان کے بیٹوں نے اسلام میں داخل ہو کر اپنا ایماندار ہونا ثابت کر دیا تو کیا باپ دادا کے نقش قدم پہ چل کر وہ بیدین ہی رہتے۔

ظاہر ہے کہ نہ اسلام کو ترک کرنے والوں نے کسی معقول دلیل کی وجہ سے اسلام کو چھوڑا اور نہ ہی اس زمانہ میں سلسلہ عالیہ احمدیہ سے ارتداد اختیار کرنے والے لوگ کسی معقول وجہ کے پیش نظر احمدیت سے علیحدہ ہوئے۔

حقیقت میں دیکھا جائے تو ایسے کمزور الایمان لوگ شروع ہی میں جب داخل سلسلہ ہوئے تھے تو کسی خاص دلیل یا الٰہی نشان کو دیکھ کر داخل نہیں ہوئے تھے بلکہ اپنے ذاتی اغراض و مقاصد کی خاطر انہوں نے دین کو دنیا پہ مقدم کرنے کا بظاہر عہد کیا تھا گو ان کی زبانوں پہ تو ایمان کا اقرار تھا لیکن ان کے دل نورِ ایمان سے ہنوز دور تھے اور جب دیکھا کہ یہاں تو ہمارا مطلب پورا نہیں ہوتا تو جھٹ مخالفین کے زمرہ میں شامل ہو گئے۔ یہی لوگ ہیں جنہیں ؏

نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم

برعکس اس کے وہ مخلص لوگ جنہوں نے احمدیت کو دلائل و براہین کی روشنی میں اور آسمانی و زمینی نشانات مشاہدہ کرنے کے بعد قبول کیا یا جو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح خشیت اللہ سے کام لے کر سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے ایسے لوگوں کو اگر تختۂ دار پہ بھی لٹکا دیا جائے اور ہر قسم کے ظلم و ستم کے پہاڑ ان پہ گرائے جائیں تو یہ لوگ ایمان سے نہ ادھر ہو سکتے ہیں اور نہ ادھر۔

باوجود اس کے کہ سید عبد اللطیف صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شاہ کابل نے طرح طرح کی سخت سے سخت ایذائیں پہنچائیں۔ اور چاہا کہ کسی طرح احمدیت سے برگشتہ ہو جائیں اور بالآخر انہیں سنگسار بھی کر دیا گیا۔ لیکن اس شہید وفا کی روح حق و صداقت کے آستانہ پہ سجدہ ریز رہی۔ اور ایک منٹ کیلئے بھی اس نے نیر صداقت کا انکار نہ کیا۔

درحقیقت ایسے ہی لوگ ایماندار ہوتے ہیں۔ نہ وہ جو ذرا سی لغزش سے ٹھوکر کھا جائیں اور جادہ مستقیم سے منحرف ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

یاایھا الذین اٰمنوا لا تتخذوا اٰباءکم واخوانکم اولیاء ان استحبوا الکفر علی الایمان ومن یتولھم منکم فاولئک ھم الظالمون (پ۱۰ ع ۹)

یعنی اے ایمان والو! تمہارے آباؤ اجداد اور بھائی ایمان کو چھوڑ کر کفر کو پسند کریں تو تم ان سے دوستی نہ رکھو اور جو تم میں سے ان کی دوستی رکھے گا پس وہ ظالموں سے ہے۔

کیا مسلمان اور کیا دیگر اقوام کے لوگ صدیوں سے اس امر کے منتظر تھے کہ کب مسیح موعود کا ظہور ہوتا ہے اور ہم اس پہ ایمان لاتے ہیں۔ ان کی یہ انتظار حد درجہ بڑھ چکی تھی کہ عین وقت پہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مامور و مرسل کو مبعوث فرمایا۔ جس نے اپنی صداقت کو جہاں عقلی اور نقلی دلائل کے ساتھ ثابت کیا وہاں اس کی تائید کے لئے اللہ تعالیٰ نے ارضی و سماوی ہزاروں نشان دکھائے۔

لیکن کتنا افسوسناک امر ہے کہ زمانہ حال کے لوگوں نے ازمنہ ماضیہ کے لوگوں کی طرح محض انکار سے کام لیا۔ ماننا تو ایک طرف رہا تکذیب مخالفت کا وہ طوفان بے تمیزی بپا کیا کہ الاماں الحفیظ۔

چاہیئے تو یہ تھا کہ علماء اور عوام ضد و تعصب کو چھوڑ کر آسمانی آواز پہ کان دھرتے جو مسیح الزمان نے بلند کی تھی۔ مگر ہوا یہ کہ انہوں نے بجائے کان دھرنے کے خدا تعالیٰ کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کا مقابلہ شروع کر دیا یہانتک کہ اپنے اموال کو باطل کی تائید میں خرچ کرنے لگ پڑے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ان الذین کفروا ینفقون اموالھم لیصدوا عن سبیل اللہ فسینفقونھا ثم تکون علیھم حسرۃ ثم یغلبون (پ۹ ع ۱۸)

یعنی انکار کرنے والے اپنے مال خرچ کرتے ہیں تا کہ اللہ تعالیٰ کے رستہ سے لوگوں کو روکیں مزید بھی خرچ کریں گے۔ پھر وہی مال ان کی حسرت کا باعث ہوگا۔ کیونکہ وہ مغلوب کئے جائیں گے۔

ہم ان لوگوں سے جو احمدیت کی مخالفت میں اخبارات اور اشتہارات پہ سینکڑوں روپے خرچ کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ یہ سلسلہ آسمان کی طرف سے زمین پہ قائم ہوا ہے۔ تم اپنے اموال اس کے مٹانے کے لئے عبث ضائع کر رہے ہو۔ ذرا تو غور کرو کہ تم کس شدومد سے مسیح موعودؑ کا انتظار کر رہے تھے۔ اور جب وہ مبعوث ہو گیا تو اب اس کی تکذیب پہ کمر بستہ کیوں ہو؟ تمہاری وہ شدید انتظار کہاں گئی جو مدت مدید سے تم آسمانی مصلح کے لئے کر رہے تھے۔ تمہارا یہ انکار یقیناً سابقہ منکرین کی طرح ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وکانوا من قبل یستفتحون علی الذین کفروا فلما جاءھم ما عرفوا کفروا بہ (پ۱ ع۱۱)

یعنی مامور الٰہی کی آمد سے قبل تو ان کو انتظار تھی اور لوگ کہتے تھے کہ جو انکار کریگا اس پہ کفر عائد ہوگا جب وہ آ گیا جس کی انہیں انتظار تھی تو انہوں نے اس کو شناخت نہ کیا اور اس کا انکار کر دیا۔ فاعتبروا یا اولی الابصار۔

موصیوں کے موجودہ پتے درکار ہیں

مندرجہ ذیل موصیوں کے موجودہ پتے درکار ہیں۔ یہ موصی اپنے موجودہ پتے سے دفتر وصیت کو مطلع کریں۔

سیکرٹری دفتر وصیت ربوہ ضلع جھنگ۔

نام		وصیت نمبر
محمد رفیق صاحب چھاپہ گر کمرہ ۱۲ ولد چوہدری بابو خانصاحب بنگہ ضلع جالندھر	وصیت نمبر	۵۰۱۷
سید محمد حسین شاہ صاحب ولد سید امام علی شاہ صاحب سپرنٹنڈنٹ آرڈیننس فیکٹری امرتسر		۹۸۲۱
مولوی محمد زاہدی صاحب ذوالفضل صاحب قادیان	وصیت نمبر	۵۰۱۹
ملک الٰہ بخش صاحب ولد ملک رلدو صاحب سروعہ ضلع ہوشیارپور	״	۹۸۳۲
شریف احمد صاحب ولد چوہدری نذیر احمد صاحب ساکن عنگوال ضلع گورداسپور	״	۹۸۵۲
عبد الحکیم خانصاحب ولد بشارت علی خانصاحب ساکن سروعہ ضلع ہوشیارپور	״	۹۸۶۲
چوہدری عبد الرحیم صاحب ولد چوہدری شفقو خانصاحب ساکن کاٹھگڑھ ״	״	۹۸۶۴
چوہدری عبد الستار صاحب ولد چوہدری عالمگیر صاحب ساکن سڑوعہ ״	״	۹۸۶۵
چوہدری علی محمد خانصاحب ولد چوہدری حاکم خانصاحب بیگم پور کنڈی ״	״	۹۸۶۶
چوہدری عبد العزیز صاحب ولد چوہدری غلام احمد خانصاحب ״	״	۹۸۶۷
عبد القدیر صاحب ولد چوہدری سرور خانصاحب دارالبرکات قادیان احمدیہ سنڈیکیٹ قادیان	״	۹۸۶۸

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل جماعتوں میں اصحاب ذیل کو ۳۰۔ اپریل ۱۹۵۱ء تک کے لئے عہدیدار منظور کیا جاتا ہے۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرمالیں اور اس کے مطابق کام شروع کریں۔ اور اس اعلان کو ہی دفتر ہذا کی طرف سے آخری منظوری تصور فرمائیں۔
(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

نمبر شمار	نام جماعت	نام عہدہ	نام عہدیدار
۱	کشمیر اسٹیٹ	سیکرٹری جائیداد	خواجہ غلام محمد صاحب ڈار اسٹور ڈاکخانہ شوپیاں (کشمیر)
		” دعوۃ و تبلیغ	مولوی عبدالواحد صاحب سابق مبلغ کشمیر
		” ضیافت	خواجہ غلام احمد صاحب ڈار ”
		” مال	عبد الرزاق صاحب ڈار ”
		” تعلیم و تربیت	میر عبد الرحمن صاحب ”
		جنرل سیکرٹری	اسد اللہ صاحب مدرس گورنمنٹ ہائی سکول چیہارڑہ ڈاک خانہ خاص
۲	نوشہرہ چھاؤنی	سیکرٹری دعوۃ و تبلیغ	صوبیدار سلیم اللہ صاحب معرفت محمد عبد اللہ خان پارسل کلرک ریلوے سٹیشن نوشہرہ چھاؤنی ضلع پشاور
		” تعلیم و تربیت	جمعدار برکت اللہ صاحب ”
		” وصایا	کیپٹن خادم حسین صاحب ”
		آڈیٹر	قاضی محمد رشید صاحب
۳	پنشنیانوالہ چک ۶۴۱ ڈاک خانہ گنگاپور تحصیل ننکانہ ضلع شیخوپورہ	پریذیڈنٹ	چوہدری غلام غوث صاحب
		سیکرٹری مال	پنشنر جمعدار چوہدری نتھے خان صاحب
۴	ہیرو غربی ڈاکخانہ ہیرو شرقی تحصیل سنگھڑ ضلع ڈیرہ غازیخان	پریذیڈنٹ	سردار گل محمد خان صاحب ہیرو غربی ڈاکخانہ ہیرو شرقی تحصیل سنگھڑ
		سیکرٹری مال	ماسٹر گل محمد خان صاحب ہیرو غربی
۵ ۶۱	گھل کھولو ضلع جھنگ	پریذیڈنٹ	پیرن خان صاحب
	امام شاہ ڈاک خانہ کوٹ چھٹہ تحصیل و ضلع ڈیرہ غازیخان	سیکرٹری مال	مولوی غلام حیدر صاحب
۶ ۲۶۹	جھڈو ضلع تھرپارکر (سندھ)	پریذیڈنٹ	ڈاکٹر محمد عبد اللہ صاحب
		سیکرٹری مال	محمد نواز خان صاحب
		” تبلیغ	عبد السلام صاحب
۷ ۲۰	چک ۳۰/۱۱-L ڈاک خانہ چک ۳۲/۲-L ضلع منٹگمری	پریذیڈنٹ	چوہدری باغ دین صاحب
		وائس پریذیڈنٹ	” نذیر احمد صاحب
		سیکرٹری امور خارجہ	” نصیر احمد صاحب
		” مال و امین	” محمد علی صاحب
		” تبلیغ	” اقبال احمد صاحب
		” تعلیم و تربیت	حکیم نواب خان صاحب
		” رشتہ ناطہ	چوہدری محمد خان صاحب
۸	ہرد وہلی ضلع سیالکوٹ	پریذیڈنٹ	ڈاکٹر نور الدین صاحب
		سیکرٹری تعلیم و تربیت	مولوی خیر الدین صاحب
		” دعوۃ و تبلیغ	محمد ابراہیم صاحب ٹیلر ماسٹر
		” امور عامہ	چوہدری کرامت اللہ صاحب
		جائنٹ	خواجہ غلام مصطفے صاحب بٹ
		سیکرٹری مال و وصیت و تحریک جدید	شیخ محمد شریف صاحب
		محصل	محمد ابراہیم صاحب (ریٹائرڈ)، محمد ابراہیم صاحب [illegible]
		امام الصلوٰۃ	ڈاکٹر نور الدین صاحب

موصی صاحبان کی توجہ کیلئے

قاعدہ ۱۵ الف کے الفاظ یہ ہیں۔ "ضروری ہوگا کہ ہر وصیت اپنے لکھے جانے کی تحریک سے چھ ماہ کے اندر اندر تمام مراحل طے کر کے مکمل ہو جائے۔ اگر چھ ماہ میں مکمل نہ ہو۔ تو مجلس کارپرداز میں رپورٹ کی جائے" اس کے مطابق تمام موصی صاحبان کو اپنی وصایا مکمل کرانی چاہئیں۔ جن احباب نے چندہ شرط اول و اعلان وصیت ابھی تک نہ بھیجا ہو۔ وہ جلد ارسال فرمادیں۔ یا کسی موصی کو فارم کی تکمیل کے لئے لکھا گیا ہو۔ تو اس کا جواب بھی جلد دیدیں۔ تاکہ اُن کی وصیت مکمل ہو سکے۔

اسی طرح موصیوں کے تصدیقی فارم جماعتوں کو بھیجے جاتے ہیں۔ بعض عہدیدار تصدیقی فارم وصول کر کے خاموشی اختیار کر لیتے ہیں۔ یہ درست نہیں۔ اگر کسی وجہ سے تصدیق نہ ہو سکتی ہو تو وجہ تحریر کر کے واپس کر دیا کریں تاکہ اس کے مطابق موصی سے دریافت کیا جا سکے۔ یا اُن کو اصلاح کی طرف توجہ دلائی جا سکے۔

موصی صاحبان کو بھی چاہیئے کہ اپنے دینی معیار کو بلند کریں۔ تاکہ جماعت کو ان کی تصدیق میں تردد نہ رہے بلکہ فوراً تصدیق کر دیں۔ امید ہے کہ تمام متعلقہ احباب اس قاعدہ کو ملحوظ رکھیں گے اور جلد ہی جلدی کارروائی کر کے اپنی وصایا مکمل کرا دیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق عطا کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ ربوہ)

دوست توجہ فرمائیں

ایک صاحب جو نقش نویسی کے کام سے بخوبی واقف شریف خاندان کے بزرگ آج کل غیروں کے زغہ میں گھرے ہوئے بچوں کی صحیح تربیت کی فکر سے پریشان خاطر ہیں۔ چاہتے ہیں کہ اُن کے واسطے کسی ایسی جگہ پر رہائش کی سفارش کی جائے۔ جہاں احمدی دوست کافی تعداد میں ہوں۔ جس سے بچوں کی دینی تربیت ہو سکے۔ ان کے قیام اور مناسب روزگار کے انتظام کا دوست خاص طور سے خیال فرمائیں۔ چھوٹے بچوں کے لئے اچھے اُستاد و مربی کا کام دے سکتے ہیں۔ بہت عرصہ بچوں کے مدرسہ کے کامیاب انچارج رہے۔ مگر گذارہ کی تنگی اور غیروں کے سلوک ناروا سے بچنے کے لئے علیحدہ ہو گئے۔ غرض مفید وجود ہیں۔ جس جماعت میں رہیں گے انشاء اللہ اچھا کام کریں گے۔ کراچی میں رہنا بعض تعلقات کی وجہ سے اُن کے لئے زیادہ موزوں ہے۔ جہاں کہیں ان کے رہنے کا سامان ہو سکے۔ دوست ناظر دعوت و تبلیغ سے خط و کتابت کر کے تفصیلات معلوم کریں۔
(ناظر دعوت و تبلیغ)

ضروری اطلاع

جماعت چہارم مدرسہ احمدیہ میں کامیاب ہونے والے طلباء نیز کمپارٹمنٹ والوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ مورخہ ۱۵ جون ۱۹۵۱ء سے درجہ اُولیٰ کی پڑھائی شروع ہو رہی ہے۔ سب طلبہ کی حاضری ضروری ہے تا ان کی تعلیم کا ہرج نہ ہو۔ نیز ستر فیصدی حاضریوں کی پابندی کی وجہ سے وہ امتحان میں شمولیت سے محروم نہ رہ جائیں۔ (پرنسپل)

جامعہ احمدیہ کے پانچوں طالب علم میٹرک کے امتحان میں کامیاب

درجہ ثالثہ جامعہ احمدیہ کے مندرجہ ذیل پانچ طالب علم اس سال میٹرک کے انگریزی کے امتحان میں شریک ہوئے تھے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچوں کامیاب ہو گئے ہیں (۱) محمد لطیف اکبر $\frac{۹۷}{۲۰۰}$ (۲) نظام الدین $\frac{۹۸}{۲۰۰}$ (۳) محمد صالح نور $\frac{۱۰۱}{۲۰۰}$ (۴) محمد حسین حامد $\frac{۶۹}{۲۰۰}$ (۵) عبد الحمید $\frac{۸۲}{۲۰۰}$ اللہ تعالیٰ سب کو کامیابی مبارک کرے۔ آمین پرنسپل

درخواستہائے دُعا

مکرم چوہدری حاکم دین صاحب میو ہسپتال میں بدستور زیر علاج ہیں پہلے سے کچھ افاقہ ہے۔ مگر بعض دفعہ اچانک بیماری کا دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے احباب اُن کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔ کہ مولا کریم کامل شفا عطا فرمائے۔ (خاکسار محمد اعظم بوتالوی عفی عنہ)

۲۔ میری اہلیہ بیمار ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرماوے۔
ایم۔ ایس۔ احمدی

۳۔ خاکسار کی بھتیجی عزیزہ امۃ الرحیم خالدہ بنت برادرم عزیز جمعدار صوفی رحیم بخش صاحب راولپنڈی کچھ عرصہ سے ٹائیفائڈ فیور سخت بیمار ہے۔ کمزوری روز بروز بڑھ گئی ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔
(خاکسار (صوفی) خدا بخش عبد زیروی واقف زندگی ربوہ)

حیدرآباد اور اقوام متحدہ

کرسچین سائنس مانیٹر کی اشاعت مورخہ ۲۱ر مئی ۱۹۴۹ء میں "دو دھاری تلوار" کے عنوان سے حیدرآباد کے مسئلہ پر یہ تبصرہ کیا گیا ہے:- ہندوستان کہتا ہے کہ جنوبی افریقہ کی خود مختار حکومت میں رہنے والی ہندوستانی اقلیت کے حالات میں اقوام متحدہ کو دخل دینے کا حق حاصل ہے۔ ہندوستان یہ بھی کہتا ہے کہ انڈونیشیا جس کا ولندیزی اپنے آپ کو بھی مالک سمجھتے ہیں وہاں ولندیزی جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس میں بھی اقوام متحدہ کو دخل دینے کا حق حاصل ہے۔ لیکن حیدرآباد کی وہ ریاست جسے حال ہی میں ہندوستان نے ہڑپ کر لیا، وہاں جو کچھ ہوا ہے وہ بالکل ایک گھریلو معاملہ ہے اور ہندوستان کی رائے میں اقوام متحدہ کو اس میں دخل دینے کا کوئی حق حاصل نہیں ہے۔ ان تینوں میں ہر مسئلہ اپنی مخصوص پیچیدگیوں کا حامل ہے اور کچھ ایسے حالات سے گھرا ہوا ہے کہ یہ بالکل واضح نہیں ہوتا کہ آیا اقوام متحدہ کو ان میں دخل دینے کا قانونی حق حاصل ہے کہ نہیں۔ اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ اقوام متحدہ ایسے تمام مسئلوں میں بین الاقوامی عدالت سے اسبات کا فیصلہ کرا لے کہ اسے ان میں دخل دینے کا حق ہے یا نہیں۔ اگرچہ اقوام متحدہ اسکی مجاز ہے کہ وہ کسی مسئلہ میں اپنے دخل دینے کے حق کی بابت خود تصفیہ کرے۔ لیکن اس قسم کے مبہم مسائل کو بین الاقوامی عدالت کی غیر جانبدار اور بیرونی ایجنسی کے سامنے پیش کرنے کے حق میں بہت کچھ کہا جا سکتا ہے۔ اور کچھ بھی ہو قانون کے وسیع میدان میں چارہ جوئی کرنے سے ہی نظیریں قائم ہو سکتی ہیں اور کا بیان حاصل کی جا سکتی ہیں تاکہ بالآخر عالمگیر قانون کا دور دورہ قائم ہو جائے۔ ہندوستان کی سابقہ دکالت کہ اقوام متحدہ جنوبی افریقہ اور ہالینڈ کے خلاف کارروائی کرے۔ اسکی حمایت کرتی ہیں کہ حیدرآباد کو گھریلو معاملہ نہ سمجھا جائے۔ عالمی قانون ایک دو دھاری تلوار ہے۔"

درخواست دعا:- خاکسار کی لڑکی (اہلیہ شیخ محمد حنیف صاحب) سخت بیمار ہے۔ احباب اسکی کامل و عاجل شفایابی کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار محمد عبداللہ منصور پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ پیشاور

سونے کی گولیاں بے حد مقوی ہر موسم میں یکساں مفید۔ معتدل جنرل ٹانک ہے۔ ایکماہ کورس چھ روپے۔
طبیہ عجائب گھر پوسٹ بکس ۸۹ لاہور

پیغام احمدیت

منتخبات حضرت امام جماعت احمدیہ

کارڈ آنے پر مفت

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

تمام پوشیدہ امراض کا سو فیصدی کامیاب علاج کی گارنٹی کیلئے بمبئی کے مشہور و تجربہ کار ماہر امراض پوشیدہ ڈاکٹر حکیم ایم۔ ایس مسرور صاحب سے مشورہ لیں۔ حق الخدمت اگر آپ غلط کاریوں کیوجہ سے اپنی صحت اور جوانی برباد کر کے طرح طرح کے امراض خبیثہ میں مبتلا ہو چکے ہوں اور ڈاکٹروں حکیموں سے علاج کرا کر مایوس ہو چکے ہوں۔ زندگی کا آخری علاج سمجھ کر ڈاکٹر موصوف سے مل کر اپنا علاج گارنٹی سے کرائیں۔ انشاء اللہ شفا ہوگی۔ نوٹ۔ بواسیر کا علاج بغیر اپریشن کے ہفتہ میں کیا جاتا ہے اور علاج خط و کتابت صیغہ راز میں رکھے جاتے ہیں۔
ملاقات صبح ۸ تا ۱۲ = شام ۴ تا ۸۔ پتہ یاد رکھیں
بمبئی دواخانہ داخل ہوٹل بلڈنگ پہلی منزل دگینت روڈ کے موڑ پر) انارکلی لاہور

تاجروں کیلئے نادر موقعہ

اگر آپ تجارت کے حقیقی راستوں پر چلنا چاہتے ہیں۔ تو فوراً پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری زرین پیلس متصل لائیڈز بنک دی مال روڈ لاہور کے ممبر بن جاویں۔ جو کہ ہر قسم کے تاجروں کی نمائندگی کا واحد اور صحیح ادارہ ہے۔ Export & Import کی سہولتیں بہم پہنچائی جائیں گی۔ اور تجارتی مشکلات کا حل ہر فوری و ممکن طریق سے معلوم کیا جائے گا۔ چونکہ اس چیمبر کی بنیاد حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دست مبارک سے رکھی گئی ہے۔ جو احباب اس میں دلچسپی نہیں لیں گے۔ وہ ایک خاص راز سے محروم رہیں گے۔ چندہ سالانہ برائے دکنیت ۲۵/-
برائے فرمز:- چندہ سالانہ برائے لمیٹڈ فرمز ۵۰/-
خاکسار:- چوہدری بشارت حیات مقیم فائیننس سیکرٹری دی پیپلز چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری زرین پیلس مال روڈ لاہور۔ متصل لائیڈز بنک

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نوٹس

نارتھ ویسٹرن ریلوے میں مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں

ایس نمبر	قسم اسامی	تعداد اسامی
۱	سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹ	۳۰۰
۲	کمرشل کلرکس	۲۵۰
۳	سگنیلرز	۷۵

۲- عمر:- ۱۸ تا ۲۳ سال ۴۹-۷-۲۰ کو (شیڈیول کاسٹ امیدواروں کی صورت میں تین سال کی زیادتی کی اجازت ہے)

۳- لیاقت تعلیمی:- میٹریکولیشن سیکنڈ ڈویژن جونیئر کیمبرج یا اس کے برابر کوئی امتحان

۴- جن امیدواروں نے ابھی تک کسی قریبی ایمپلائمنٹ ایکسچینج میں ابھی تک رجسٹر نہیں کرایا۔ ان کے لئے رجسٹر کرانے کی آخری تاریخ ۴۹-۶-۲۰ مقرر ہے۔

۵- درخواستیں مقررہ فارموں پر آنی چاہئیں۔ جو بڑے بڑے ریلوے اسٹیشنوں کے سٹیشن ماسٹروں سے ایک روپیہ فی کاپی (شیڈیول کاسٹس ۸ آنے) کے حساب سے مل سکتی ہیں جو بمعہ سارٹیفکیٹس بذریعہ ڈاک قریب ترین ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ لاہور۔ راولپنڈی۔ ملتان۔ کراچی یا کوئٹہ کو روانہ کی جائیں۔ درخواستوں کے لفافوں پر جیسی صورت ہو سپرنٹنڈنٹ "برائے سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹ" "برائے کمرشل کلرک" "برائے سگنیلر" لکھا جائے۔

۶- امیدواروں کو مورخہ ۴۹-۷-۱۰ کو اور بعد کی تاریخوں میں ۱۰ بجے صبح کے وقت ڈویژنل ہیڈکوارٹرز میں ڈویژنل سلیکشن بورڈ کے سامنے انٹرویو کے لئے طلب کیا جائے گا۔ ڈویژنل سلیکشن بورڈ کے ساتھ انٹرویو کے لئے فری پاس نہیں دیئے جائیں گے۔ البتہ سٹیشن ماسٹر گروپ سٹوڈنٹ امیدواروں کو فری پاس صرف اس صورت میں دیئے جائیں گے۔ جب سنٹرل سلیکشن بورڈ لاہور کے سامنے انتخاب کے لئے طلب کئے جائیں گے۔ اور جو ۴۹-۷-۱۵ کو اور بعد کی تاریخوں میں کیا جائے گا۔
تمام امیدواروں کو چاہیئے۔ کہ وہ اصل سارٹیفکیٹ خاص میٹریکولیشن یا پروفیشنل سارٹیفکیٹ اپنے ہمراہ لائیں۔ بعض امیدواروں کو آخری انتخاب میں چنا جائیگا۔ ان کا ڈاکٹری معائنہ ہوگا۔ دوسری باتوں میں برابری کی صورت میں ریلوے ملازمین کے بیٹوں اور پوتوں کو ترجیح دی جائے گی۔

۷- ڈویژنل ہیڈکوارٹرز لاہور کے ایام رہائش کے اخراجات امیدواروں کو خود برداشت کرنے ہوں گے۔

۸- منتخب شدہ امیدواروں کو ۳۰ روپیہ سیکورٹی ایک روپیہ خرچ اسٹام اور ۱۰/- روپیہ بطور سسن سیکورٹی کے طور پر والٹن ٹریننگ سکول میں داخل ہونے سے پیشتر جمع کرانے ہوں گے۔ ایام ٹریننگ میں ہر امیدوار کو ۳۵/- روپیہ ماہوار الاؤنس ملے گا۔ جس میں سے ۲۰/- روپیہ مسنگ کے منہا کئے جائیں گے۔ ملازمت کی کوئی گارنٹی نہیں۔ مگر جن کو کامیاب ٹریننگ کے بعد رکھا جائے گا۔ انہیں حسب ذیل گریڈوں کے مطابق تنخواہ دی جائے گی۔ حسب ضابطہ الاؤنسز اس کے علاوہ ہونگے

۴۹ — ۴ — ۱۰۰ - ای بی ۵ — ۱۲۰ (سٹیشن ماسٹر اور سگنیلر)
۶۰ — ۴ — ۱۰۰ - ای بی ۵ — ۱۲۰ (کمرشل کلرکوں کے لئے)

۹- والٹن ٹریننگ سکول میں ۱۹۴۹-۷-۲۳ کو تعلیم شروع ہو جائے گی۔ کامیاب امیدوار نارتھ ویسٹرن ریلوے کے کسی سٹیشن پر کام کرنے کے لئے مجبور ہوگا۔

برائے جنرل منیجر

حب مسان:- سوکھے کا مجرب علاج۔ فی شیشی ایک روپیہ ۸ آنے:- میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

پاکستانی ملاح کو رومانیہ میں گولی مار دی گئی

حکومت رومانیہ سے معاوضہ کی طلبی

کراچی ۱۶ جون :- حال میں ایک پاکستانی ملاح کو گلاز رومانیہ میں گولی مارنے کی جو خبر آئی تھی۔ اس کے سلسلہ میں حکومت پاکستان کو اطلاع ملی ہے۔ کہ مورخہ ۱۰ مئی ۱۹۴۹ء کو بوقت شام ۶ بجکر ۲۰ منٹ پر ایک پاکستانی ملاح امین میاں جو ان دیلی جہاز کے عملہ میں شامل تھا۔ جہاز سے کنارہ پر اترنے والے تختہ پر تنہا مچھلی کا شکار کر رہا تھا۔ وہ جہاز کے کپتان اور افسران کے بالکل سامنے تھا۔ دیکھا گیا کہ رومانیہ کا ایک چوکیدار تختہ کی طرف ٹہلتا ہوا آیا۔ اس نے اپنی رائفل اٹھا دی۔ اور بلا تامل اٹھا کر امین میاں کے کولھے میں گولی مار دی۔ پھر وہ ٹہلتے ہوئے لکڑی کے انبار کے پیچھے غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد ایک اور گولی چلنے کی آواز آئی۔ ایک زخمیوں کو اٹھانے کی گاڑی آئی۔ اور اس میں ایک بیمار اٹھانے کے چوکھٹے پر ایک وردی پوش آدمی کا جسم نظر آیا۔ بعد میں رومانیہ کے گارڈ کمانڈر نے کہا۔ کہ سنتری نے خودکشی کا اقدام کیا ہے۔ اور وہ غالباً نہیں بچے گا۔ اس اثناء میں بہت سے ملاح امین میاں کو پانی سے نکال کر پہلی طبی امداد دینے کے لئے دوڑے گولی امین میاں کے بائیں پیر کی پشت میں داخل ہو کر کولھے سے نکل آئی تھی۔ خون جاری ہو گیا تھا۔ خون کو روکنے کی بہت کوشش کی گئی۔ لیکن امین میاں چھ بجکر پچاس منٹ پر شام کو جان بحق ہو گئے۔ اسی روز متوفی کو مسلمانوں کے قبرستان میں بتاریخ ۱۸ مئی ۱۹۴۹ء ۴ بجے صبح سپرد خاک کر دیا گیا تجہیز و تکفین کے لئے تمام سہولتیں مہیا کی گئیں۔

مشرقی بنگال کی حکومت کے ذریعہ مرحوم کے قریب ترین اعزا کو اطلاع دے دی گئی ہے۔ ملک معظم کے وزیر نے رومانیہ کے وزیر خارجہ سے اس بارے میں فوری تحقیقات کرنے کے لئے کہا ہے۔ اور اس امر پر اصرار کیا جا رہا ہے۔ کہ متوفی کے رشتہ داروں کو اس نقصان کا معقول معاوضہ دیا جائے۔

صنعتی و تجارتی اطلاعات

پاکستان اور ہندوستان کے درمیان آلو کے بیجوں کی آمد و رفت

حکومت ہند نے آلو کے بیجوں نیز آلو کو ہندوستان سے پاکستان بھیجنے پر سے پابندیاں اٹھا لی ہیں خریداروں کو چاہیئے۔ کہ وہ آئندہ موسم کی کاشت کے لئے ہندوستان سے بیج منگانے کا بندوبست کریں

غیر امریکی موٹر کے فالتو پرزوں کی تقسیم سے کنٹرول اٹھا لیا گیا

چونکہ غیر امریکی موٹروں کے فالتو پرزے پہلے کی نسبت آسانی سے ملنے لگے ہیں۔ اسلئے ان پر سے پابندی اٹھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مگر ان پرزوں کی قیمتوں پر کنٹرول باقی رہے گا۔ امریکی موٹروں کے فالتو پرزوں کی تقسیم اور قیمتوں پر کنٹرول بدستور جاری رہے گا۔

فریق ثالث کے نقصان کی تلافی کے لئے مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی موٹر گاڑیوں کے سوائے تمام موٹر گاڑیوں کا بیمہ کرانا لازمی ہے۔ اس سلسلے میں رجسٹرڈ بیمہ کمپنیوں سپرنٹنڈنٹ انشورنش حکومت پاکستان یا پاکستان انشورنس ایسوسی ایشن، کاٹن ایکسچینج بلڈنگ کراچی سے مشورہ کیا جا سکتا ہے۔

برطانیہ کی موٹر کی صنعت امریکہ میں بنی ہوئی موٹر گاڑیوں کے فاضل پرزے بھی مہیا کر سکتی ہے۔ چونکہ برطانیہ سے موٹر گاڑیوں کے فاضل پرزوں کی درآمد نام کھلے لائسنسوں پر ہوتی ہے۔ اس لئے درآمد کرنے والوں کو چاہیئے کہ وہ برطانیہ کی موٹر کی صنعت کی مہیا کردہ سہولتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔

چونکہ وائٹ آئیل کو گھی اور نباتاتی تیلوں میں ملایا جا رہا تھا لہٰذا اس بدعنوانی کو روکنے کے لئے حکومت نے وائٹ آئیل کنٹرول آرڈر جاری کیا ہے۔ جس کے تحت پاکستان میں ان صورتوں کے علاوہ کہ اسے عطریات اور سر میں لگانے کا تیل بنانے میں استعمال کیا جائے۔ وائٹ آئیل کی درآمد ممنوع قرار دیدی گئی ہے

محکمہ بحالی و روزگار حکومت پاکستان نے اعلیٰ ہنرمندوں اور دیگر فنی ماہرین کی ماہانہ فہرست شائع کرنے کا انتظام کیا ہے۔ فہرستوں کا یہ سلسلہ کارخانہ داروں کو اعلیٰ ہنرمندوں کی خدمات حاصل کرنے اور تربیت یافتہ ماہروں کو روزگار تلاش کرنے میں مدد دے گا۔

ترقی بورڈ کے نویں اجلاس میں مغربی پنجاب، صوبہ سرحد اور مشرقی بنگال کی حکومتوں کو ترقی کی اسکیموں کے لئے علی الترتیب ۵ کروڑ، ۱۰ لاکھ اور ۲ لاکھ روپیہ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے پچھلے سال ان صوبوں کو علی الترتیب ۵ کروڑ ۲۵ لاکھ اور ۴ کروڑ روپیہ دیا گیا تھا۔ حکومت سندھ نے ترقی کی اسکیموں کے لئے کوئی قرضہ نہیں لیا۔

مسلم خواتین کے صنعتی مرکز کی تیار کردہ اشیاء مرکز مذکور کی عمارت میں، جو ہائی پروین آفس بندر روڈ کراچی کے پیچھے واقع ہے ۱۸ اور ۱۹ جون کو صبح ۸ بجے سے رات کے ۸ بجے تک فروخت ہونگی

پیٹرول کے راشن کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ

لاہور ۱۶ جون :- ضلع لاہور کے موٹر والوں کی آگاہی کے لئے اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ماہ جولائی تا ستمبر ۱۹۴۹ء کی سہ ماہی کے لئے پیٹرول کے بنیادی راشن اور ماہ جولائی ۱۹۴۹ء کے لئے سپلیمنٹری راشن کے سلسلہ میں ۲۰ جون سے ۲۹ جون ۱۹۴۹ء تک درخواستیں ڈسٹرکٹ راشننگ اتھارٹی لاہور کے دفتر میں لی جائیں گی۔

سابقہ میعاد میں توسیع

لاہور ۱۶ جون :- ٹیننسی لاز انکوائری کمیٹی مغربی پنجاب کی طرف سے جاری شدہ سوالنامہ کے جوابات موصول ہونے کی تاریخ ۱۰ جون ۱۹۴۹ء کی بجائے یکم جولائی ۱۹۴۹ء تک بڑھا دی گئی ہے۔

جرائم کی رفتار میں نمایاں کمی!

لاہور ۱۶ جون :- ماہ اپریل ۱۹۴۹ء کے جرائم کی تعداد سے پتہ چلتا ہے کہ صوبہ مغربی پنجاب میں جرائم کی رفتار میں بتدریج کمی کا رجحان پایا جاتا ہے۔ قتل اور ڈکیتی ایسے سنگین جرائم میں نمایاں کمی ہو رہی ہے جس سے کسی ملک کے عام امن و امان کی صورت حال کا صحیح اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ ماہ اپریل ۱۹۴۸ء اور اپریل ۱۹۴۹ء میں جرائم کے حسب ذیل اعداد ہیں :-

	۱۹۴۸ء	۱۹۴۹ء
قتل	۱۵۶	۱۰۷
ڈاکے	۴۲	۷
نقب زنی	۱۱۶۳	۹۱۸
سرقہ بالجبر	[illegible]	۶۰
میزان	۱۴۱۲	۱۲[illegible]

ترقی کے بین الاقوامی میلہ میں پاکستان کی شرکت

لاہور ۱۶ جون - حکومت پاکستان نے ازمیر (ترکی) کے بین الاقوامی میلہ میں جو ۲۰ اگست سے ۲۰ ستمبر ۱۹۴۹ء تک لگیگا شرکت کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہ میلہ ہر سال لگتا ہے اور اس میں یورپ، افریقہ اور مشرق وسطیٰ کے تجارت پیشہ خریدار کثیر تعداد میں آتے ہیں۔ تجارتی نقطہ نظر سے یہ اہم میلہ ہے

آئندہ بین المستعمراتی کانفرنس

کراچی ۱۶ جون :- معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پاکستان نے حکومت ہند کو یہ مشورہ دیا ہے۔ کہ آئندہ بین المستعمراتی کانفرنس جو صرف تخلیہ کنندگان کی جائداد کے معاملات کے متعلق ہو۔ ۲۵ سے ۲۶ جون ۱۹۴۹ء کو کراچی میں منعقد کیا جائے۔ یاد ہوگا کہ گذشتہ بین المستعمراتی کانفرنس میں جو جنوری ۱۹۴۹ء میں کراچی میں ہوئی تھی یہ طے ہوا تھا کہ جب سابق کانفرنس میں کچھ اہم مسائل پر بحث ختم نہ ہو یا ضروری معلومات کی کمی کے باعث بحث کو ملتوی کر دیا جائے۔ تو تخلیہ کنندگان کی جائدادوں کے متعلق ایسی کانفرنسیں وقتاً فوقتاً ہوتی رہیں۔ تاکہ ان مسائل پر بحث کی جا سکے۔

پاکستان کا دفاعی مشن

واشنگٹن پہنچ گیا

واشنگٹن ۱۶ جون :- پاکستان کا دفاعی مشن جس کے لیڈر کرنل اسکندر مرزا ہیں دو جماعتوں میں بالترتیب ۱۰ جون اور ۱۲ جون کو واشنگٹن پہنچا۔ اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ اور امریکی فوج کے نمائندوں نے کرنل اسکندر مرزا کا استقبال کیا۔ اور بعد میں امریکہ کے ڈیفنس سیکرٹری سے کرنل موصوف کی ملاقات کرائی گئی۔ اس ہفتہ مشن بہت مصروف رہے گا۔ اور اس کا زیادہ تر وقت امریکہ کے دفاعی عہدیداروں سے ملاقات میں صرف ہوگا۔ مشن آئندہ ہفتہ امریکہ کے فوجی اداروں اور تربیتی مرکزوں کا دورہ کرے گا۔